روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 27 فروری 2016ء 18 جمادی الاول 1437 ہجری 27 تبلیغ 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 48

مفسد قوم کے خلاف دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب غیر اخلاقی حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کی تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو عذاب لے آ۔ اس پر حضرت لوطؑ نے یہ دعا کی:۔

اے میرے رب! مفسد قوم کے خلاف میری مدد کر۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین وآسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خداتعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خداتعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہوسکتی ہے جیسا کہ زمین وآسمان کے اجرام واجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے اور خداتعالیٰ کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح یک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خداتعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں۔ ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہوجاتے ہیں۔ ہاں دعا کی راہ میں دو۲ بڑے مشکل امر ہیں جن کی وجہ سے اکثر دلوں سے عظمت دعا کی پوشیدہ رہتی ہے۔ (۱) اول تو شرط تقویٰ اور راستبازی اور خداترسی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے .... یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے .... یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے کہ بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خداترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔

ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا کہ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک وشبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سن کر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ نہیں آتا اس میں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے تب خداتعالیٰ اس کی حالت پر رحم کرکے اور اس کے ایمان پر راضی ہوکر اور اس کی دعاؤں کو سن کر معرفت تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔ (الفضل یکم نومبر 2010ء)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔ اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

ایک معذور کے جذبات

لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں
حرفِ ناکارہ ہوں، بے سود ہوں، بے نور ہوں میں

کس لئے مجھ سے وہ کترا کے گزر جاتے ہیں
میرے جذبوں کو وہ ٹھکرا کے گزر جاتے ہیں
بے رخی سے مجھے تڑپا کے گزر جاتے ہیں
وہ سمجھتے ہیں کہ حالات سے مجبور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

کیا ہوا نعمت بینائی سے محروم ہوں آج
ظاہری قوت و گویائی سے محروم ہوں آج
حسن، رعنائی و زیبائی سے محروم ہوں آج
پھر بھی اک دولت افکار سے بھرپور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں معذور ہوں میں

میری آنکھوں میں بھی چاہت کے دیئے جلتے ہیں
میرے دل میں بھی محبت کے کنول کھلتے ہیں
میرے سینے میں بھی ارمان کئی پلتے ہیں
پیار اور عشق کی سوغات سے معمور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

میں بھی جذبات کا اک سیل رواں رکھتا ہوں
فکر و احساس کا روشن سا جہاں رکھتا ہوں
اپنی سب دل کی امنگوں کو جواں رکھتا ہوں
حسن اور عشق کے جذبات سے مخمور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں معذور ہوں میں

وقت کا کوئی ستم مجھ کو جھکا سکتا نہیں
کوئی بھی مجھ کو زمانے میں ہرا سکتا نہیں
میرے پُر عزم ارادوں کو مٹا سکتا نہیں
نا امیدی کے گناہوں سے بہت دُور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

اک فقط آپ کی چاہت کی ضرورت ہے مجھے
آپ کی نظر عنایت کی ضرورت ہے مجھے
میں بھی انسان ہوں راحت کی ضرورت ہے مجھے
ورنہ ہر حال میں دلشاد ہوں، مسرور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

اس نے بخشی ہے مجھے صبر و رضا کی دولت
اس کا انعام ہے یہ عشق و وفا کی دولت
میری میراث ہے یہ صدق و صفا کی دولت
اپنے مولیٰ کی عنایات کا مشکور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

اپنے افکار سے دنیا کو سجانا ہے مجھے
اپنے کردار سے ظلمت کو مٹانا ہے مجھے
روشنی بن کے شبِ زار پہ چھانا ہے مجھے
ایک بینائی ہوں، گویائی ہوں، اک نور ہوں میں
لوگ کیوں کہتے ہیں بیکار ہوں، معذور ہوں میں

عبدالصمد قریشی

عالی وقار اسلم شاد

تھے وہ یاروں کے یار اسلم شاد
ایک عالی وقار اسلم شاد

تھے وہ سادہ حلیم طبع بھی
تھے مگر وضع دار اسلم شاد

تھے علامت وہ ایک خدمت کی
عاجز و خاکسار اسلم شاد

تھے دل و جان سے خلافت کے
اک مطیع، تابعدار اسلم شاد

وہ امیں تھے امانتوں کے ظؔفر
قول کے پاسدار اسلم شاد

مبارک احمد ظفر

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے مَردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں۔

عورتوں کے ذوق وشوق عبادت، دینی غیرت، مصائب وشدائد پر صبر واستقامت، جرأت وبہادری، مالی قربانی، دعوت الی اللہ اور راہِ مولا میں قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 28 جولائی 2007ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

(قسط دوم آخر)

پھر مالی قربانیوں میں عورتوں کا ایک خاص مقام ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ کی بعض ازواج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم میں سے کون سی جلدی آپ سے ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا: جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ تو وہ سمجھیں کہ ہاتھ لمبے ہوں گے اور انہوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا۔ تو کہتی ہیں ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے کیا مراد ہے۔ اس کا مطلب صدقہ و خیرات تھا اور ہم میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زوجہ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں جو صدقہ و خیرات کو بہت پسند کرتی تھیں۔ (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب 11 حدیث 1420 دار الکتاب العربی 2004ء)

اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے عورتوں میں جو انقلاب پیدا کیا، اُن میں بھی مالی قربانیوں کا ذکر ملتا ہے اور بڑی کثرت سے ملتا ہے۔

بلقیس صاحبہ جو اہلیہ عمر شریف صاحب تھیں۔ (یہ ریٹائرڈ ٹیلی فون سپروائزر تھے۔) 1979ء میں ان کی وفات ہوئی۔ بلقیس صاحبہ رؤیا وکشوف تھیں۔ بڑی نیک عورت تھیں، عبادت گزار تھیں۔ 1/5 حصہ کی موصیہ تھیں۔ بڑے کھلے ہاتھ سے مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ زیورک کی (بیت الذکر) کی تحریک ہوئی تو اپنا سارے کا سارا زیور اُس تحریک میں دے دیا۔

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ واقعہ بیان کیا کہ ایک نہایت غریب وضعیف بیوہ جو پٹھان مہاجر تھیں اور سوٹی سے بمشکل چل سکتی تھیں، خود چل کر آئیں اور حضور کی خدمت میں دو سو روپے پیش کر دیئے۔ یہ عورت بہت غریب تھی۔ اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھیں، باقی دفتر کی امداد پر گزارا چلتا تھا۔

اسی طرح ایک پنجابی بیوہ جس کی واحد پونجی صرف ایک زیور تھا وہی اُس نے (بیت الذکر) کے لئے دے دیا۔

ایک بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور یا نقدی کچھ بھی اُس کے پاس نہ تھا، اس نے استعمال کے برتن چندے میں دے دیئے۔ قربانی کا ایک جوش تھا، ایک جذبہ تھا جس کے تحت انہوں نے یہ مالی قربانی کی۔

ایک بہاولپور کے دوست تھے۔ اُن کی بیوی کے پاس دو بکریاں تھیں وہ بکریاں لے کر چندے میں دینے کے لئے آ گئی۔

(ماخوذ از الحکم 21 فروری 1923ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک دفعہ تحریک فرمائی تو ایک عورت نے پچیس تیس ہزار پاؤنڈ پیش کئے۔ اسی طرح نائیجیریا کی ایک خاتون نے دس ہزار پاؤنڈ پیش کر دیئے۔

اُس زمانے میں ان کی بڑی ویلیو (value) تھی، آج سے بہت زیادہ تھے۔ تو یہ دور دراز علاقے میں رہنے والی نائیجیرین عورت کی بھی یہ قربانیاں تھیں۔

باقی تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ خلافت سے قرب تھا۔ (رفقاء) کی اولاد میں سے تھے۔ قربانیوں کا پتہ تھا۔ لیکن یہ لوگ جو خود احمدی ہوئے ہیں اور دُور دراز علاقوں میں رہنے والے ہیں، ان کی بھی قربانیوں کی مثال دیکھیں کہ دس ہزار پاؤنڈز پیش کر دیئے۔ الحاجہ لارگا اُن کا نام تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ انقلاب ان میں زمانے کے امام کی قوتِ قدسی سے آیا جس کا ایک اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کی مدد کا یہ نظارہ دکھاتے ہوئے، تائید کا نظارہ دکھاتے ہوئے، ہمیں دکھایا۔ وہ لوگ جو دُور دراز علاقوں میں رہنے والے تھے ان کے دلوں میں جماعت کی اور خلافت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی اور عشق ومحبت کی ایسی آگ لگائی جس نے دنیا کی تمام محبت کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک ماں نے میرے پاس دس ہزار روپے بھیجے۔ وہ لکھتی ہے کہ میرے پاس بیٹی کے زیور کے لئے دس ہزار روپے جمع تھے جو سنار کو دیئے ہوئے تھے کہ زیور خرید لوں لیکن جب آپ نے ایک مالی تحریک کی تو یہ خطبہ سن کر دل نے فیصلہ کیا کہ جب میرا خدا میری بیٹی کے لئے ساتھی دے گا تو زندہ خدا اُس کو زیور بھی دیدے گا۔ آج میرے حضور کو ضرورت ہے۔ چنانچہ سنار کو دیئے ہوئے وہ پیسے واپس لے کر یورپین مشن کے چندے میں دیدیئے۔''

ایک واقفِ زندگی کی بیوی کے بارہ میں ہے کہ وہ لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اس قربانی کے موقع پر حاضری دوں اور قرآنِ مجید کے حکم لَنْ تَنَالُوا ...... یعنی تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے، جو تمہیں عزیز ہو جو تمہیں پیارا ہو۔ کہتی ہیں کہ اس آیت کے تابع میں نے سوچا کہ مجھے اپنی ملکیتی چیزوں میں سے سب سے زیادہ پیاری کون سی چیز ہے جو میں پیش کروں۔ تو گلے کا ایک ہار جو میرے زیوروں میں سب سے زیادہ بھاری اور سب سے زیادہ پسندیدہ تھا، وہ میں نے اس تحریک میں پیش کر دیا۔

تو یہ مثالیں ہیں اور آج بھی یہ مثالیں قائم ہیں۔ ابھی کچھ ہی دن ہوئے، گزشتہ دنوں میں ایک خاتون زیور کے کئی ڈبے اٹھا کر میرے پاس لے آئیں۔ تو میں نے کہا اتنا بڑا زیور آپ نے کس تحریک کے لئے دینا ہے اور گھر میں کیا رکھ کے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا میرا کُل زیور ہے جو میں یہاں آپ کے پاس لے آئی ہوں۔ آواز اُن کی کانپ رہی تھی، کچھ خوفزدہ بھی لگیں۔ تو میں نے کہا خوفزدہ کس بات پہ ہیں آپ؟ انہوں نے کہا کہ خوف مجھے یہ آ رہا ہے جس کی وجہ سے میں ڈر رہی ہوں کہ کہیں آپ یہ زیور لینے سے انکار نہ کر دیں۔ اور کئی لاکھ روپے کا وہ زیور تھا جو انہوں نے آرام سے دے دیا۔ تو یہ عورتوں کی مثالیں اور قربانیاں آج بھی اسی طرح قائم ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب تقسیم ملک ہوئی اور ہم ہجرت کر کے پاکستان آئے تو جالندھر کی ایک احمدی عورت مجھے ملنے کے لئے آئی۔ رتن باغ میں ہم مقیم تھے وہیں وہ آ کر ملی اور اپنا زیور نکال کر کہنے لگی کہ حضور میرا یہ زیور چندے میں دیدیں۔ میں نے کہا: بی بی! عورتوں کو زیور کا بہت خیال ہوتا ہے۔ تمہارے سارے زیور سکھوں نے لوٹ لئے ہیں۔ پارٹیشن کے وقت سکھوں نے (۔) کا سارا سامان لوٹ لیا تھا۔ تو یہی ایک زیور تمہارے پاس ہے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ اس پر اس نے کہا حضور! جب میں ہندوستان سے چلی تھی تو میں نے عہد کیا تھا کہ میں امن سے لاہور پہنچ گئی تو میں اپنا یہ زیور چندہ میں دیدوں گی۔ اگر سکھ باقی زیورات کے ساتھ یہ زیور بھی چھین کر لے جاتے تو میں کیا کر سکتی تھی۔ جس کی نیت کی تھی کہ چندہ میں دیدوں گی وہ بچ گیا اور باقی سارا زیور لوٹا گیا اور سارا سامان لوٹا گیا اس لئے میں مجبور ہوں، آپ میری اس بات کو ردّ نہ کریں اور اس کو وصول کر لیں۔

ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سنایا کہ کوپن ہیگن کی (بیت الذکر) کی جب تحریک ہو رہی تھی تو عورتیں جس طرح والہانہ طور پر مالی قربانیاں کر رہی تھیں۔ اتفاق سے ایک غیر احمدی عورت بھی وہاں بیٹھی تھی، یہ نظارہ دیکھ رہی تھی تو اس نے یہ تبصرہ کیا کہ ہم نے دیوانہ وار لوگوں کو پیسے لیتے تو دیکھا ہے، لیکن دیوانہ وار لوگوں کو پیسے دیتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ آج احمدی عورتوں نے ہمیں بتایا ہے کہ پیسے لیتے ہوئے جوش نہیں ہوا کرتا، اصل جوش وہ ہے جو پیسے دیتے وقت دکھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ زندگی کی وہ علامت ہے جو احمدی خواتین کو سب سے زیادہ ممتاز کرتی ہے۔

پھر مربیان کی بیویوں نے شروع میں جب حالات اچھے نہیں تھے، بڑی بڑی قربانیاں دیں اور بغیر خاوندوں کے رہیں اور بچے اس طرح پالے جیسے یتیمی میں پالے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ انڈونیشا کے (مربی) حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ہے۔ بڑا لمبا عرصہ باہر رہے۔ ان کے بچے بچپن میں تو پوچھا کرتے تھے کہ ہمارے ابّا کہاں ہیں۔ آخر جب ایک وقت آیا جب بچے جوان ہو گئے، بڑے ہو گئے، شادیاں ہو گئیں تو مرکز نے فیصلہ کیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فیصلہ کیا

کہ اُن کو واپس بلا لیا جائے تو اس وقت ان کی بیوی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس آئیں اور بڑے درد سے یہ بات کہی کہ دیکھیں جب میں جوان تھی تو اللہ کی خاطر مَیں نے صبر کیا تھا اور اپنے خاوند کی جُدائی پر اُف تک نہ کی۔ اپنے بچوں کو کسمپرسی کی حالت میں پالا پوسا اور جوان کیا۔ اب جبکہ میں بوڑھی اور بچے جوان ہو چکے ہیں، اب ان کو واپس بلانے سے کیا فائدہ۔ اب تو میری تمنا پوری کر دیجئے، میری یہ خواہش پوری کریں کہ میرا خاوند مجھ سے دور خدمت دین کی مہم میں دوسرے ملک میں مرجائے اور مَیں فخر سے کہہ سکوں کہ میں نے اپنی شادی شدہ زندگی دین کی خاطر قربان کر دی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 نومبر 2004ء)

تو یہ تھے قربانیوں کے معیار اور آج بھی ہیں۔

امریکہ میں پرانے زمانے میں بڑی غربت تھی۔ اکثر پیدائشی امریکن جو احمدی ہوئے وہ بڑے غریب تھے۔ ایک احمدی خاتون تھیں وہ کس طرح جماعت کی خدمت کر کے اپنی تسکین کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے ایک نیا طریقہ نکالا تھا۔ کلیولینڈ اوہایو (Cleveland Ohio) سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے واقعہ بیان کیا تھا کہ انہوں نے بتایا کہ ہم اتنے غریب تھے اور میرا سارا خاندان اتنا شکستہ حال تھا کہ ہم کچھ بھی خدمت کرنے کے لائق نہ تھے۔ مَیں اپنے جذبے کو تسکین دینے کے لئے یہ کیا کرتی تھی کہ جمعہ کے روز علی الصبح مشن ہاؤس جاتی، اپنے ساتھ پانی کی بالٹی اور گھر میں بنائے ہوئے صابن کا ٹکڑا لے جاتی تھی۔ یعنی اس زمانے میں امریکہ جیسے ملک میں صابن بھی میسر نہیں تھا۔ صابن بھی گھر میں خود بناتی تھیں۔ افریقہ کے بہت سے غریب ممالک اور بہت ساری دوسری جگہوں میں بھی، ہمارے ملکوں میں بھی، دیہاتوں میں کپڑے دھونے کے لئے صابن خود بنایا جاتا ہے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ میں صابن خود بناتی تھی اور وہ لے کر (بیت الذکر) میں جاتی تھی اور پھر (بیت الذکر) کو دھوتی تھی، اس سے پالش کرتی تھی اور جمعہ سے پہلے واپس آجایا کرتی تھی کہ کسی کو پتہ نہ لگے کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ یعنی کہ ایسی قربانی تھی، ساتھ یہ بھی تھا کہ اظہار بھی نہ ہو کہ کون (بیت الذکر) کی صفائی کر کے جاتا ہے۔

حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ (جنہیں حضرت اماں جان کہتے ہیں) ان کی ایک صبر کی اعلیٰ مثال، ایک عجیب مثال ہے۔ جب ان کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو اُن کے بڑے لاڈلے تھے وہ بیمار ہوئے۔ بہت علاج کروایا۔ حضرت مسیح موعود بھی ہر وقت ان کی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت اماں جان بھی دعاؤں اور علاج میں مشغول رہتی تھیں۔ بہرحال تقدیر الٰہی سے جب وہ فوت ہو گئے تو حضرت اماں جان نے کہا کہ اِنَّـا لِلّٰہِ...... اور پھر کہا کہ میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اَمّاں جان کے اس عظیم الشان صبر کو دیکھا تو اس نے حضرت مسیح موعود کو یہ اطلاع دی کہ 'خدا خوش ہو گیا'۔ حضرت مسیح موعود نے جب یہ الہام (حضرت اماں جان) کو سنایا کہ تمہارے اس فعل پر، راضی بہ رضا ہونے پر، اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ 'مَیں خوش ہو گیا' تو حضرت اماں جان نے کہا کہ مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پرواہ نہ کرتی۔

مالی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب جلسے ہوتے تھے تو چندہ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ انتظام نہیں تھا تو بعض موقعوں پہ آپ اپنے ذاتی خرچ کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ اسی طرح پیسوں کی ضرورت پڑی۔ مہمانوں کے لئے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور پیسے بھی ختم ہو گئے تھے۔ ان کے والد جو تھے حضرت میر ناصر نواب صاحب، وہ انتظام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے آ کے حضرت مسیح موعود سے کہا۔ تو انہوں نے کہا جاؤ بی بی صاحبہ کے پاس جاؤ، حضرت اماں جان کے پاس جاؤ، اُن سے کہو کہ اپنے کڑے دیدیں، مہمانوں کے لئے ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے سونے کے کڑے فوراً اُتارے اور مہمانوں کے جلسے کے انتظام کے لئے دے دیئے۔

پھر جو ہمارے احمدی شہید ہوئے اُن میں شہداء کی بیویوں نے بڑے صبر کے نمونے دکھائے۔

ڈاکٹر نسیم بابر صاحب جو اسلام آباد میں شہید ہوئے، اُن کی بیوی نے بتایا کہ میں ساری رات بچوں کے کمرے میں اُن کے سرہانے بیٹھی رہی۔ اس وقت مجھے یہ احساس تھا کہ گھر میں غیر معمولی کیفیت دیکھ کر، روتی آنکھوں اور چیخوں سے وہ خوفزدہ نہ ہو جائیں۔ رات کو کسی نے آ کے اُن کے خاوند کو شہید کر دیا تھا۔ تو خاوند کی لاش پڑی ہے اور وہ خاموشی سے بیٹھی رہیں۔ دوسرے لوگ آ گئے۔ بہرحال اطلاع مل گئی تھی۔ شور شرابا تو گھر میں ہوا ہو گا۔ اس خیال سے کہ بچے یہ شور شرابا سن کر کہیں پریشان نہ ہو جائیں ساری رات ان کے سرہانے بیٹھی رہیں۔ صبح اپنے وقت کے مطابق بچے اٹھے تو بیٹے نے خلافِ معمول جب مجھے سرہانے بیٹھے دیکھا تو پوچھا ممی! پاپا کہاں ہیں؟ تو میں نے بہت آہستہ سے کہا، بچوں کو سمجھایا کہ رات کو آپ کے ابا کو اللہ میاں نے اپنے پاس بلا لیا ہے کیونکہ ان کی عمر ختم ہو گئی تھی۔ اور سب نے اللہ میاں کے پاس جانا ہے۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ تمہارے ابا اللہ میاں کی راہ میں قربان ہو گئے ہیں، شہید ہو گئے ہیں اور وہ اس (۔) کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے ہیں۔ تو یہ آپ کی خوش قسمتی ہے، گھبرانے والی بات نہیں ہے۔ دونوں بچے پہلے تو روپڑے۔ پھر آنسو پونچھ کر مسکرانے لگے اور گھر میں آئے ہوئے لوگوں سے ملنے گئے۔

اسی طرح شمیم اختر صاحبہ کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ اُن کے شوہر مقبول احمد صاحب نے 1967ء میں بیعت کی تھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی آپ کو بہت تنگ کرتے تھے، دھمکیاں دیتے تھے۔ ان کا ایک لکڑی کا آرا تھا۔ ایک دن ایک نقاب پوش آیا اور خنجر نکال کر آپ پر وار کئے اور شہید کر دیا۔ شوہر کی (۔) پر سسرال والوں نے اُسے کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو۔ تو ہم تمہیں پناہ دے دیں گے۔ سسرال غیر از جماعت تھا۔ دشمن بھی دھمکیاں دیتے تھے کہ احمدیت چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ لیکن اس باحوصلہ عورت نے ہر بات کو رد کر دیا اور کسی قیمت پر احمدیت کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

یہ واقعات تو بہت ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔

رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاری عاشق حسین صاحب نے 1976ء میں احمدیت قبول کی اور سانگلہ ہل شہر کی رہنے والی تھیں اور احمدیت کے رستے میں ہر دکھ اور قربانی کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ آپ کی وفات کا نہایت ہی دردناک واقعہ ہے۔ آپ کے پالے ہوئے بیٹے نے، جسے آپ نے پالک بنایا تھا، آپ کو احمدی ہونے کی وجہ سے چھری سے حملہ کر کے قتل کر دیا، (۔) کر دیا۔

پھر مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک سلیم بٹ صاحب چونڈہ کے بارے میں لکھا ہے۔ 2 مئی 1999ء کو دعوت الی اللہ کے سلسلے میں قریبی گاؤں ڈوگرہ گئی تھیں۔ ایک نومبائع عابد صاحب کے گھر میں بیٹھی تھیں کہ ایک مخالف نے چھری سے وار کر کے شدید زخمی کر دیا، ہسپتال میں گئیں۔ علاج ہوا اور بڑی خون کی بوتلیں لگیں لیکن زندگی نہ بچ سکی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 19 جون 1999ء)

............پھر (دعوت الی اللہ) کا میدان ہے اس میں ہماری عورتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا حصہ لیتی ہیں۔ انڈونیشیا کی لجنہ نے (دعوت الی اللہ) کا ایک عجیب طریقہ نکالا کہ ایک گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کے لئے انہوں نے جانا تھا، وہاں لجنہ نے وقارِ عمل کر کے تین کلومیٹر لمبی سڑک بنادی۔ اس سڑک کا گاؤں والوں کو اب بہت فائدہ ہو رہا ہے اور ان کو احساسِ تشکر بیدار ہو رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیت کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوئی۔ اور جب 1998ء کا یہ واقعہ لکھا گیا ہے تو اس وقت تک اس سڑک کی وجہ سے اس گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کے موقعے پیدا ہوئے اور پانچ سو احمدی وہاں ہو گئے۔ اب تو شاید زیادہ ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 25 / اگست 1996ء)

پھر (دعوت الی اللہ) کا اور غیرتِ ایمانی کا ایک واقعہ سنیں۔ چک منگلا اور چنڈ بھروانہ کے علاقے ربوہ کے قریب ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں یہاں بھی جماعت ترقی کر رہی ہے اور یہی وہ بہادر لوگ ہیں جن کی ایک عورت کی مثال حضرت مصلح موعود نے اپنے جلسے میں دی تھی۔ تقریر میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ بیعت کرنے یہاں آئی تھی کہ شام کو اس کی بیٹی بھی آ گئی۔ اُس نے کہا اماں! تُو نے مجھے کہاں بیاہ دیا ہے؟ وہ لوگ تو میری باتیں سنتے نہیں ہیں۔ تُو نے مجھے کتابیں دی تھیں، احمدیت کا لٹریچر دیا تھا کہ جا کے (دعوت الی اللہ) کرو۔ مَیں اُنہیں پڑھ کر سناتی ہوں تو سنتے نہیں ہیں۔ میں احمدیت پیش کرتی ہوں تو ہنسی مذاق کرتے ہیں اور مجھے پاگل قرار دیتے ہیں۔ وہ عورت کہنے لگی بیٹی! میری جگہ آ کر اپنے باپ اور بھائیوں اور دوسرے عزیزوں کی روٹی پکا، مَیں تیرے سسرال جاتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ کون میری بات نہیں سنتا۔ مَیں ان سب کو احمدی بنا کر ہی دَم لوں گی۔ حضور نے لکھا ہے کہ شاید یہی عورت جلسے سے پہلے، چند ماہ قبل یہاں آئی تھی۔ اُس کے پاس ایک بچہ تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، وہ ربوہ نہیں آتا تھا۔ مَیں اس کا بچہ اُٹھا لائی ہوں کہ وہ اس بچے کی وجہ سے ربوہ تو آئے گا۔ مجھے کسی نے بتایا کہ اس کا وہ بھائی احمدیت کے قریب ہے۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ اسی طرح وہ ربوہ آیا اور پھر وہ اللہ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔

حضور یہ واقعہ لکھ کر کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے یہاں کا ماحول دیکھ کر اور یہاں کی ہماری تنظیم دیکھ کر، ایک نظام دیکھ کر، رویّے دیکھ کر اور احمدیوں کے آپس کے تعلقات دیکھ کر وہ مجبور ہوتے ہیں کہ پھر وہ دلچسپی لیں اور پھر احمدیت قبول کریں۔

اسلام کی تاریخ میں ایک بہادر خاتون کا ذکر آتا ہے جن کا نام حضرت اُمِّ عمارہؓ تھا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ نے اُحد کے بعد بیعت الرضوان، خیبر اور فتح مکّہ میں شرکت کی۔ حضرت ابوبکر کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی اس میں بھی بڑی جرأت سے لڑیں اور ان کو بارہ زخم آئے اور اُن کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ ان کے بارہ میں آتا ہے کہ ہجرت نبوی کے تیسرے سال مسلمانوں کو اُحد کا معرکہ پیش آیا تھا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ بھی اس میں شریک ہوئیں اور ایسی شجاعت اور جانبازی اور عزم و ہمت کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں خاتونِ اُحد کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

طبقات ابن سعد کی روایت ہے کہ ان کے شوہر اور ان کے دونوں بڑے فرزند عبداللہ اور حبیب بھی غزوۂ اُحد میں ان کے ساتھ شریک تھے۔ جب تک مسلمانوں کا پلّہ بھاری رہا، اُمِّ عمارہؓ دوسری عورتوں کے ساتھ مجاہدین کو پانی پلاتی رہیں اور زخمیوں کی خبرگیری کرتی رہیں۔ جب ایک اتفاقی غلطی کی وجہ سے جنگ کا پانسا پلٹ گیا اور مجاہدین انتشار کا شکار ہو گئے، اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند جاں نثار صحابی رہ گئے

تھے۔ حضرت اُمّ عمارہؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو انہوں نے مشکیزہ پھینک کر (جو پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی وہ پھینک دی) اور تلوار اور ڈھال سنبھال لی۔ اور حضور کے قریب پہنچ کر کفار کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار بار بار یورش کرتے تھے، حملہ کرتے تھے اور حضور کی طرف بڑھتے تھے اور حضرت اُمّ عمارہؓ انہیں دوسرے ثابت قدم مجاہدین کے ساتھ مل کر تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ یہ بڑا نازک وقت تھا۔ بڑے بڑے بہادروں کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔ لیکن یہ شیر دل خاتون کوہِ استقامت بن کر میدان جنگ میں ڈٹی ہوئی تھیں۔ اتنے میں ایک مشرک نے ان کے سر پر پہنچ کر اپنی تلوار کا وار کیا۔ اُمّ عمارہؓ نے اسے اپنی ڈھال پر روکا اور پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں پر تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ گھوڑا اور سوار دونوں زمین پر آ گئے۔ پھر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے۔ یہ سارا حال یہ ماجرا دیکھ کر آپؐ نے اُمّ عمارہؓ کے بیٹے عبداللہ کو آواز دی اور فرمایا: عبداللہ اپنی ماں کی مدد کر۔ وہ فوراً اُدھر لپکے اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس مشرک کو قتل کر دیا۔ تو عین اسی وقت ایک دوسرا مشرک تیزی سے اُدھر آیا اور حضرت عبداللہ کا بایاں بازو زخمی کرتا ہوا نکل گیا۔ حضرت اُمّ عمارہؓ نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ کا زخم باندھا اور پھر فرمایا: بیٹے جاؤ اور جب تک دَم میں دَم ہے لڑو۔ رسول اللہؐ نے حضرت اُمّ عمارہؓ کے اس جذبۂ جاں نثاری کو دیکھ کر فرمایا کہ اے اُمّ عمارہ! جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی؟ اسی اثناء میں وہی مشرک جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا، پلٹ کر پھر حملہ آور ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ عمارہ سے فرمایا: اُمّ عمارہ سنبھلنا، یہ وہی بدبخت ہے جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا۔ حضرت اُمّ عمارہ جوشِ غضب میں اس کی طرف جھپٹیں اور تلوار کا ایک ایسا کاری وار کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر نیچے گر گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اُمّ عمارہ نے تو اپنے بیٹے کا خوب بدلہ لیا۔

اسی جنگ کے دوران ایک بدبخت نے دُور سے رسول اللہؐ پر پتھر پھینکا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت شہید ہو گئے۔ اور پھر اس وقت جو صحابہ تھے جو شمع رسالت کے پروانے تھے، وہ بڑے اضطراب میں ادھر متوجہ ہوئے اور ابن قمیئہ نامی ایک کافر بھی بڑا جوش سے رسول اللہؐ کے قریب پہنچ گیا اور تلوار کا ایک بھرپور وار کیا اور رسول اللہؐ نے جو خود پہنا ہوا تھا، اُس کی تلوار سے، اس خود کی دو کڑیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اندر کھب گئیں اور وہاں سے خون بہہ پڑا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا کہ کسی کو کچھ پتہ نہ لگا۔ اُمّ عمارہ بیتاب ہو گئیں اور آگے بڑھ کر ابن قمیئہ کو روکا۔ یہ شخص قریش کا بڑا مشہور شہسوار تھا لیکن اس شیر دل خاتون نے اس کی پروا نہیں کی کہ کتنا بہادر ہے اور نہایت جرأت کے ساتھ اس پر حملہ کیا۔ اس نے دوہری زرّہ پہنی ہوئی تھی۔ اُمّ عمارہؓ کی تلوار اس پر صحیح طرح نہ لگ سکی، اُچٹ گئی۔ لیکن اس بہادر کو بھی جو کافر تھا یہ جرأت نہ پیدا ہوئی کہ اس عورت سے مقابلہ کر سکے۔ وہ پہلا حملہ کھا کے ہی وہاں سے دوڑ گیا۔ اُمّ عمارہؓ کو بھی زخم آئے۔ رسول اللہؐ نے خود پھر حضرت اُمّ عمارہؓ کے زخم کی پٹی کروائی۔ اور کئی بہادر صحابہ کا نام لے کر فرمایا کہ واللہ! آج اُمّ عمارہ نے ان سب سے زیادہ بڑھ کر بہادری دکھائی۔ اُمّ عمارہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میرے لئے دعا کریں کہ مجھے جنت میں بھی آپ کی معیت نصیب ہو۔ رسول اللہؐ نے نہایت خشوع سے اس کے لئے دعا مانگی اور بآوازِ بلند فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَآئِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔ حضرت اُمّ عمارہؓ کو بڑی مسرت ہوئی اور ان کی زبان پر بے اختیار یہ الفاظ جاری ہو گئے کہ اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی کوئی پروا نہیں۔

لڑائی ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک گھر تشریف نہیں لے گئے جب تک آپ نے حضرت عبداللہ بن کعب زمانی کو بھیج کر حضرت اُمّ عمارہؓ کی خیریت دریافت نہ کر لی۔ رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے: اُحد کے دن میں دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا تھا اُمّ عمارہ ہی اُمّ عمارہ لڑتی نظر آتی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ اُحد میں حضرت اُمّ عمارہؓ کے جسم پر بارہ زخم لگے تھے اور علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ غزوۂ اُحد کے بعد انہوں نے بیعتِ رضوان میں، جنگِ خیبر اور دوسری جنگوں میں شرکت کی اور ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء الثامن صفحہ 440 تا 442 دار الاحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت اُمّ عمارہؓ کا یہ جرأتمندانہ فعل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے تھا، اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تھا۔

آج بھی احمدی عورتوں نے اس زمانے کی مناسبت سے اس مقصد کے حصول کیلئے قربانیاں دی ہیں اور دے رہی ہیں۔ اور صبر کے نمونے دکھائے ہیں اور دکھا رہی ہیں۔ چند ایک کی مَیں نے مثالیں دیں۔ اس زمانے میں اگر جنگ کے حالات ہوں تو احمدی عورت کو وہ نمونے دکھانے پڑے تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دکھائے گی اور پیچھے نہیں رہے گی۔

حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے پتہ لگتا ہے کہ ضرورت پڑے تو یہ نمونے احمدی عورتیں دکھا سکتی ہیں۔ قادیان میں پارٹیشن کے وقت جب (۔) کی حفاظت کیلئے اور وہاں بہت ساری عورتیں جمع تھیں، ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ایک انتظام تھا۔ تو ایک انتظام کے تحت عورتوں کو عورتوں کی ہی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں جب قادیان میں ہندوؤں اور سکھوں نے حملہ کیا تو شہر سے باہر کے ایک محلے میں ایک جگہ پر عورتوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کی سردار بھی ایک عورت ہی بنائی گئی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی۔ اُس عورت نے مردوں سے بھی زیادہ بہادری کا نمونہ دکھایا۔ ان عورتوں کے متعلق یہ خبریں آئی تھیں کہ سکھ اور ہندوؤں کو جو تلواروں اور بندوقوں سے ان پر حملہ آور ہوتے تھے تو یہ عورتیں بھگا دیتی تھیں اور سب سے آگے وہ عورت ہوتی تھی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی اور وہ اُن کی سردار بنائی گئی تھی۔ یہ نہیں کہ سردار بن کے پیچھے رہ رہی ہے، سب سے آگے سردار تھی۔ اور وہ عورت اس زمانے میں جب بیان کیا زندہ تھی، عورتوں کو سکھاتی تھی کہ کس طرح لڑنا ہے۔

وہ جو عورت تھی جس نے یہ جرأت دکھائی اس عورت کے دل میں یہ جوش یقیناً اس کے جوشِ ایمانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پس یہ نمونے ہمیں اس یقین پر مزید قائم کرتے چلے جانے والے ہونے چاہئیں کہ اصل زندگی خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔

آج ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان نمونوں پر قائم رہنا ہے اور اپنی نسلوں میں قائم رکھنا ہے تاکہ اس فیض سے محروم نہ رہیں جو اپنے ایمان کی اعلیٰ مثالیں قائم کر کے اولین نے حاصل کیا تھا اور جو آج بھی مسیح (موعود) کے ماننے والے حاصل کر رہے ہیں۔ پس پاک دل اور صاف روح ہو کر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں اور اپنی روایات کو کبھی نہ چھوڑیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ احساس بٹھاتی چلی جائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو اور اے بچیو! اور خاص طور پر وہ بچیو جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وقفِ نو میں شامل ہو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے امام وقت کے دَور کی...... بننے کا موقع دیا ہے۔ سب کچھ بھول جاؤ اور (دین حق) کے خلاف جنگ میں، جو براہین اور دلائل کی جنگ ہے، اپنے آپ کو تیار کر کے دشمن پر جھپٹ پڑو۔ دنیا کی چھوٹی چھوٹی لالچوں کو بھول جاؤ اور صرف ایک خیال رکھو کہ آج ہم نے دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لا کر کھڑا کرنا ہے۔

مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

بادام کے فائدے

فائدے: دل، دماغ، معدہ، امعاء، سینہ، پھیپھڑا، مثانہ نظر کو طاقت دیتا ہے۔ خشکی دور کرتا ہے قبض دور کرتا ہے۔ قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔

ہفتہ میں ان کا پانچ مرتبہ استعمال 50% تک ہارٹ اٹیک کے خطرات کو کم کرتا ہے۔

ڈاکٹر (Gene Spiller) ڈائریکٹر ہیلتھ اینڈ ریسرچ سنٹر کے مطابق۔ بادام کا باقاعدہ استعمال مضر کولیسٹرول کو کم کرتا ہے۔ (Tufts) یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق قلبی شریانوں (Heart Artery) کو نقصان سے بچاتا ہے کیونکہ بادام کے اندر وٹامن E پایا جاتا ہے جو یہ فعل انجام دیتا ہے۔ بادام جسم کو صحت بخش چکنائی فراہم کرتا ہے اور وزن میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ خون میں بلڈ شوگر لیول کو کم کرتا اور انسولین کو بڑھاتا ہے۔

اس کے اندر موجود اجزا کے نتیجہ میں ذہنی و دماغی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور یادداشت کھو جانے (Alzheimeris Disease) کی بیماری کے خطرات کم ہوتے ہیں۔

بادام ذہنی استعداد کار کو بڑھاتا ہے لہٰذا ذہنی کام کرنے والوں کو بطور خاص اس کا استعمال بہت ضروری ہے۔ بادام کے اندر پائے جانے والے فاسفورس کے نتیجہ میں ہڈیاں اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

بادام اعصابی نظام کو قوی کرتا ہے اور حافظہ اور یادداشت اور ذہنی صلاحیتیں ترقی کرتی ہیں۔

بادام ہڈیوں کی بیماری (Osteoporosis) (ہڈیوں کی سختی و کمزوری) اور کمزور مدافعانہ نظام کے خطرات کو کم کرتا ہے۔

مقدار خوراک: بادام 7 تا 11 عدد

روغن بادام: آدھی تا دو چمچ یا (3 ایم ایل تا 10 ایم ایل)

مغز بادام کے چند مرکبات

مغز بادام 100 گرام (Almond)

تخم خشخاش 100 گرام (Poppy Seeds)

سونف 100 گرام (Fennel Seeds)

چینی 300 گرام (اختیاری) (پیس کر ملا لیں) (Sugar)

ترکیب استعمال: دو چمچ صبح و شام چائے یا نیم گرم دودھ یا پانی کے ساتھ۔

فوائد: دائمی نزلہ زکام، کمزوری دماغ و اعصاب و حافظہ، نیند کی کمی، امراض قلب، کولیسٹرول کی زیادتی یا اوپر مذکور دیگر علامات میں عرصہ تک استعمال کریں۔

☆مغز بادام کا حلوہ تیار کریں اور عرصہ تک استعمال کریں۔ اس کے فوائد بھی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122454 میں اقرا سعید

بنت وحیدالزمان سعید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koblenz ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اقرا سعید گواہ شد نمبر 1۔ ابرار مبشر احمد ولد عزیز احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ Azmat Ahmad S/o Ibrar Ahmad Mobashar

مسل نمبر 122455 میں طاہر احمد

ولد چوہدری ادریس احمد قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hanew ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 5.5 مرلہ 15 ہزار 126 یورو (2) نقدی 20 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 27 ہزار یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد گواہ شد نمبر 1۔ ظفر اقبال ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالمجید خان ولد عبدالمنان خان

مسل نمبر 122456 میں شفقت سلطانہ

ولد چوہدری ادریس احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hanaw ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 122.6 گرام 3680 یورو (2) نقدی 4 لاکھ 50 ہزار روپے (3) نقدی 3 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 320 یورو ماہوار بصورت Sosiol H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شفقت سلطانہ گواہ شد نمبر 1۔ ظفر اقبال ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالمجید خان ولد عبدالمنان خان

مسل نمبر 122457 میں اسامہ سعید

ولد چوہدری سعید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United Arab Emirates بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 جولائی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Uae Dirham ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسامہ سعید گواہ شد نمبر 1۔ عبدالعزیز ولد عبداللہ گواہ شد نمبر 2۔ Syed ABdul Subooh S/o Syed Abdul Basit

مسل نمبر 122458 میں Shazia Shad

بنت Saghir Ahmed Shad قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nidda ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shazia Shad گواہ شد نمبر 1۔ صغیر احمد شاد ولد بشیر احمد بھٹی گواہ شد نمبر 2۔ منظور احمد طاہر ولد بشیر احمد بھٹی

مسل نمبر 122459 میں محمد اسلم

ولد عبداللہ قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمتیں عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Fuida ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 10 مرلہ 40 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 600 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اسلم گواہ شد نمبر 1۔ Ejaz Ahmad S/oFazal Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Majeed Ahmad Dogar S/o Ch.Chirag Din Dogar

مسل نمبر 122460 میں اعجاز احمد

ولد فضل احمد قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Fulda ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) House Trka Fathre 7 مرلہ 6 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 320 یورو ماہوار بصورت Sociol H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد اسلم ولد عبداللہ گواہ شد نمبر 2۔ Majeed Ahmed Dogar S/o Ch.Chirg Din Dogar

مسل نمبر 122461 میں Shakil Ahmad

ولد Anees Majeed قوم مغل پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Heart Lake ضلع و ملک Canda بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shakil Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Ansee Majeed s/o Abdul Majeed گواہ شد نمبر 2۔ Munawar Mahmood Kahloon s/o Ghulam Rasool KahlooN

مسل نمبر 122462 میں Naveed E Sahar

زوجہ Muhammad Amin Tahir Memon قوم چھٹہ پیشہ فار ماسسٹ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 212-340 Sugarceek London Onn ضلع و ملک Canada بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5۔ اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60000$ ماہوار بصورت سالانہ تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Naveed E Sahar گواہ شد نمبر 1۔ Muhammad Amin Tahir Memo s/o Muhammad Diddiqre Memo گواہ شد نمبر 2 Asif Sheikh s/o Sheikh Zafar Mahmood

مسل نمبر 122463 میں Asif Ahmad Khan

ولد Afaz Ahmad Chaudhary قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Asif Ahmad Khan گواہ شد نمبر 1۔ Aijaz A Khan s/o Ajaz A Chaudhary گواہ شد نمبر 2 Ajaz A Chaudhary s/o Ch. Saedar Khan

مسل نمبر 122464 میں Captain Nasir Mahmood Ahmed Khan

ولد۔ Malik Muhammad Sharif (Late) قوم ملک پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Montreal ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 776000 پاکستانی روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Captain Nasir Mahmood Ahmed Khan گواہ شد نمبر 1۔ Asif Mahmood s/o Mazir گواہ شد نمبر 2۔ Khaliore Ahmed s/o Sharif Ahmed

مسل نمبر 122465 میں Amatul Hafiz

زوجہ Sadik Sarikin قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 2 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 5 گرام 25 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amatul Hafiz گواہ شد نمبر 1۔ M.Sidik Sarikin s/o Suryadhji گواہ شد نمبر 2۔ Nur Hakim Aziz s/o Abdul Aziz Isa

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم مصلح موعود و تقریب تقسیم انعامات

(نصرت جہاں کالج بوائز سیکشن ربوہ)

۞ خدا کے فضل سے مورخہ 20 فروری 2016ء کو نصرت جہاں کالج بوائز سیکشن ربوہ کو جلسہ یوم مصلح موعود اور سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کی تقریب تقسیم انعامات آڈیٹوریم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں 10:45 بجے صبح منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا گیا۔ محترم مہمان خصوصی نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض واقعات پیش کئے۔ خطاب کے بعد رپورٹ مقابلہ جات مکرم حافظ طارق احمد صاحب وائس پرنسپل نے پیش کی اور بتایا کہ

مورخہ 31 جنوری تا 4 فروری 2016ء نصرت جہاں کالج ربوہ بوائز سیکشن سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ مقابلہ جات کیلئے طلباء کو 5 ہاؤسز میں تقسیم کیا گیا۔ 31 جنوری 2016ء کو جلسہ گاہ میں مقابلہ جات کا افتتاح مکرم سید جلید احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے دعا کے ساتھ کیا۔ مقابلہ جات کے علاوہ جلسہ سیرۃ النبیؐ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں بیت بازی، جنرل نالج، کوئز سیرت النبیؐ، کوئز خطبات امام، مضمون نویسی اور مطالعہ کتب شامل تھے۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100، 200، 800 میٹر، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، سلو سائیکلنگ، سائیکل ریس، میراتھن ریس، فٹ بال، کرکٹ، والی بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس شامل تھے۔ ایک مقابلہ میوزیکل چیئرز کا ادارہ کے اساتذہ کے درمیان منعقد ہوا۔ مجموعی طور پر محمود ہاؤس نے پہلی اور نور ہاؤس نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ان مقابلہ جات کا انعقاد گراؤنڈ جلسہ گاہ، ایوان محمود، ناصر سپورٹس کمپلیکس اور گراؤنڈ دارالرحمت غربی میں ہوا۔ جبکہ تمام علمی مقابلہ جات کا انعقاد ادارہ میں ہی ہوا۔ رپورٹ کے بعد محترم مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔

ولادت

۞ مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا سنٹرل امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم موسیٰ احمد خان صاحب کارکن ریویو آف ریلیجنز لندن اور بہو محترمہ شبرہ تحریم صاحبہ کو مورخہ 2 فروری 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ماہرہ تحریم عطا فرمایا ہے جو مکرم غلام احمد ناصر صاحب حال لندن ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ کسٹم آفس کی نواسی اور محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب خوشاب کی نسل سے ہے اور تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم میاں محمد افضل زاہد صاحب معلم سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ حال چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم میاں محمد اکمل پرویز صاحب بعمر 51 سال مورخہ 29 جنوری 2016ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان چک سکندر میں تدفین کے بعد مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ ہمارے دادا حضرت حافظ میاں عبدالعظیم صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مرحوم سانحات چک سکندر کے مختلف مواقع پر دو مرتبہ جولائی 1989ء اور ستمبر 2003ء میں دو جھوٹے مقدمات میں اسیر راہ مولیٰ رہے۔ مرحوم ہنس مکھ، خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ جس کا اعتراف اپنے اور پرائے کرتے ہیں۔ دینی غیرت نمایاں تھی۔ اپنے حلقہ احباب میں دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ کاشتکاری کے علاوہ معمار کا کام کرتے تھے اور اپنے کام میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ ہر کسی کے کام آتے تھے بعض اوقات اپنے کام چھوڑ کر بھی دوسروں کے کام کے لئے چلے جاتے تھے۔ بعض ضرورت مندوں کے کام بغیر اجرت کے بھی کر دیا کرتے تھے۔ جماعتی کاموں کیلئے مستعد رہتے۔ نظام جماعت کی اطاعت کرتے تھے۔ جیسا بھی موسم ہو سب بچوں کو بیدار کر کے بیت الذکر میں لے کر آتے تھے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ مالی قربانی میں بھی حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ تمام معلمین کو اپنے گھر سے بلا معاوضہ دودھ بھجواتے تھے۔ واقفین اور کارکنان کی خدمت کر کے خوش ہوتے۔ ملنسار، شریف الطبع، نیک، وفا شعار اور اطاعت گزار تھے۔ مرحوم نے بیوہ، چھ بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم رانا محمد آصف خاں صاحب گلگشت کالونی ملتان اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم رانا منظور احمد خاں صاحب ابن مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب مرحوم چک 2/T.D.A ضلع خوشاب مورخہ 21 فروری 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رانا عبدالحکیم خاں صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم زندہ دل، ہنس مکھ، مہمان نواز اور مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم رانا عبدالرؤف خان صاحب سابق پی اے سیکرٹری آر ٹی اے سرگودھا حال کینیڈا کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 فروری 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ Mrs Zifa Mukhametz Yanova صاحبہ

مکرمہ Mrs Zifa Mukhametz Yanova اہلیہ Mr Mirat Muhammad Zyanove آف قازان تاتارستان حال یو کے مورخہ 8 فروری 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ روس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھیں۔ وہاں آپ کو اور آپ کے خاندان کو ابتداء سے ہی احمدیت کی دعوت الی اللہ کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کے شوہر قازان کے پہلے صدر جماعت تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ربوہ مورخہ 21 جنوری 2016ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کے والد حضرت احمد دین صاحب اور دادا حضرت ولی محمد صاحب دونوں حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرنے والی، ہمدرد، دوسروں کا خیال رکھنے والی، مہمان نواز، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ بہت محبت کرنے والی فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اقبال احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کراچی کی والدہ اور مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا کی چچی تھیں۔

مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ

مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب ربوہ مورخہ 16 جنوری 2016ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت علی محمد کی پوتی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ میرپور خاص سندھ خدمت کی توفیق ملی۔ بڑی محنت اور خاموشی کے ساتھ جماعتی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور عشق و وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے ایم اے ایم ایڈ کیا تھا اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کے عہدہ تک کام کرتی رہیں۔ بہت ایماندار، خوش اخلاق محنتی افسر تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب ربوہ میں استاد جامعہ احمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ

مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد چٹھہ صاحب مرحوم اسلام آباد مورخہ یکم جنوری 2016ء کو 78 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، مہمان نواز، بےلوث خدمت کرنے والی، صابرہ و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے ساری زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک لے پالک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بیت نصرت منیسوٹا امریکہ کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کو 2013ء میں Minnesota سٹیٹ کے شہر Coon Rapids میں بیت الذکر کیلئے ایک عمارت خریدنے کی توفیق ملی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ستمبر 2014ء میں اس بیت کا نام بیت ''نصرت'' رکھا۔ بیت کا اندرونی حصہ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ بڑے ہالز پر مشتمل ہے۔ لائبریری، دفاتر، کچن، احباب و خواتین کیلئے کھانے کی جگہ، ایک بڑا دالان اور ایک وسیع تہہ خانہ بھی عمارت میں ہیں۔ بیرونی حصہ میں کاروں کی پارکنگ کیلئے وسیع جگہ ہے۔ بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح 23 مئی 2015ء کو ہوا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج امریکہ نے افتتاحی تقریب میں صدارت کی۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب صدر جماعت Minnesota نے خیر مقدمی ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت احمدیہ Minnesota کی مختصر تاریخ پیش کی۔ بعدازاں کانگریس مین Keith Ellison نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا نام میرے ذہن میں اس وقت آتا ہے جب میں یہ کہتا ہوں کہ دین حق ایک پُرامن مذہب ہے۔ Minnesota میں بیت نصرت کا قیام اس بات کو ظاہر کرے گا کہ جماعت احمدیہ کتنا اہم ہمسایہ ہے۔ اس اجلاس میں کئی معزز مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ اختتامی تقریر میں مکرم نسیم مہدی صاحب نے بیت الذکر کی اہمیت بیان کی۔

دعا سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔ بعدازاں مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ مختلف سیاسی و سماجی شعبوں سے تعلق رکھنے والے 200 افراد اس تقریب میں شامل ہوئے۔ مہمانوں کو قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر بطور تحفہ دیا گیا۔

مجلس انصاراللہ ڈنمارک کا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ڈنمارک کو 19 ستمبر 2015ء کو اپنا سالانہ اجتماع بمقام بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی مشن ہاؤس کی جدید تعمیر شدہ عمارت کے نصرت ہال میں منعقد کی گئی۔ مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر مربی انچارج ڈنمارک کے زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ڈینش ترجمہ سے ہوا۔ عہد کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں انصار کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے، اپنی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اطاعت کے ذریعہ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ اس اجتماع کے موقع پر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ شام 5 بجے اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کی تقریب مکرم امیر صاحب ڈنمارک کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر مجلس انصاراللہ ڈنمارک نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی اور انصار کو تعلیمی اور تربیتی پروگراموں میں بھرپور حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆......☆......☆

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

مکان برائے فروخت
برقبہ 1 کنال-10 مرلہ تعمیر شدہ جس میں 4 بیڈ + 4 باتھ سٹور + پینٹری + 2 برآمدہ + 2 صحن + گیس پانی Security Grill+UPS Cable Fitt نیو روف، 2 گیزر نزد دارالرحمت محلہ ناصر آباد غربی ربوہ
PK 0331-6037668
AUS+61409700346

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پیک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345/0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

ایم ٹی اے کے پروگرام

3 مارچ 2016ء

12:40 am	فرنچ سروس
1:45 am	دینی وفقہی مسائل
2:55 am	خطبہ جمعہ 2- اپریل 2010ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	الترتیل
6:20 am	انصاراللہ یو کے اجتماع
7:45 am	دینی وفقہی مسائل
8:15 am	اوپن فورم
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کا دورہ بھارت 26 نومبر 2008ء
12:55 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:30 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	جاپانی سروس
4:20 pm	علم الابدان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس مجموعہ اشتہارات
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
6:55 pm	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء
8:10 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
8:35 pm	سپین میں جماعت احمدیہ
8:50 pm	Persian Service
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس
ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ: 0331-7721945

ربوہ میں طلوع وغروب و موسم 27 فروری

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	14 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 فروری 2016ء

7:10 am	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب 9 ستمبر 2012ء
2:05 pm	سوال و جواب
4:10 pm	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

درخواست دعا

مکرم صباح الظفر ملک صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ کو 2 ہفتے قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اس وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ایمرجنسی وارڈ میں نیم بیہوشی کی حالت میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 18/6 کچھ حصہ تعمیر شدہ رقبہ دو کنال گیس پانی بجلی کے کنکشن موجود کشادہ 60 فٹ چوڑی سڑک نزد سرگودھا فیصل آباد روڈ دارالصدر شمالی انوار ربوہ برائے فروخت ہے۔ رابطہ: 03336716596
UK: 00441282613601

FR-10

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145- فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: قیصر خلیل خاں
Cell:0332-4828432,0323-3354444